سالِ نو مبارک ہو......مگر ملک وملت کی حالتِ زار؟

ہم 1433ھ کا استقبال حسب معمول دعائے مسنون کے کلمات طیبات سے کرتے ہیں اور کہتے ہیں:

(اللهم أهله علينا بالأمن والايمان والسلامة والاسلام ربي وربك الله)

''اے اللہ! محرم الحرام کے اس نئے چاند کو ہم پر امن وایمان اور سلامتی واسلام کے ساتھ طلوع فرما۔''

سال گزشتہ کا محاسبہ من حیث القوم کریں تو پورے عالم اسلام کے حالات دگرگوں رہے اور امت مسلمہ کیا یگانوں اور کیا بیگانوں کے ہاتھوں ستم کا شکار رہی۔ کشمیر، فلسطین، عراق، افغانستان اور خود پاکستان امریکہ اور یہود وہنود کی چیرہ دستیوں سے لہولہان ہے۔ قبلہ اول بدستور پنجۂ یہود میں ہے۔ کشمیری ہزار تدبیر کے باوجود بھارتی غلامی کے نخچیر اور بدترین استبداد میں مظلوم ومجبور زندگی گزار رہے ہیں۔ بھارت ہمارے دریاؤں پر من مانی کر کے دن رات ہمارا پانی بند کر رہا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری ذرائع ابلاغ بے حیائی اور فحاشی پھیلانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی دوڑ میں لگے ہیں، اسلامی شرم وحیا کا جنازہ نکالا جارہا ہے۔ گانے بجانے کو مسلمانوں کی ثقافت بنادیا گیا ہے۔ امریکہ ہمارے فوجیوں کو مار رہا ہے اور دہشت گرد ملک کو خاک وخون میں نہلا رہے ہیں۔ مسلمان اپنے دین سے دور ہورہے ہیں۔ مسجدیں ویران اور کلب آباد ہیں۔ وحدت امت عنقا اور فرقہ بندی توانا ہورہی ہے۔ حکومت معاشی، انتظامی اور اخلاقی ذمہ داریوں سے آنکھیں بند کر کے دن رات بھٹو خاندان اور بھٹوازم کے پرچار میں لگی ہے۔ مادر وطن کے سپوت ''وال کینو'' اور ''بلڈر'' نامی دو سرحدی چوکیوں پر جانوں کے نذرانے پیش کر کے جام شہادت نوش کررہے ہیں اور جیالے اقتدار کے ایوانوں میں بیگم نصرت بھٹو کے چہلم کی بدعات منا رہے ہیں۔ ڈراموں والے دختران اسلام کے سروں سے چادر زہرا نوچ کر انہیں حیاسوز بے پردگی کے ساتھ سٹیج پر لارہے ہیں اور مسلمان مائیں اپنی کوکھ سے جنم لینے والی معصوم بچیوں کو پال پوس کر دریائے معصیت میں پھینک رہی ہیں الا ماشاءاللہ......اور یہ سب کچھ ثقافت کے نام پر ہورہا ہے۔

علمائے اسلام جو اصولی طور پر اسلام کے محافظ تھے، اسلام کی جگہ اپنے اپنے فرقوں کی آبیاری میں ہلکان ہورہے ہیں۔ وہ اصل کو چھوڑ کر فروع وزوائد کی آبیاری کررہے ہیں۔ اسلام کا شجر سایہ دار مرجھا رہا ہے اور جھاڑ جھنکار پر بہار ہورہا ہے۔ قرآن کی جگہ ملفوظات اور سنن کی جگہ بدعات کو دی جارہی ہے۔ مشرکانہ اعمال کو عین توحید بنادیا گیا ہے۔ دربار الٰہیہ سے مخلوق اللہ کو نکال کر بندوں کے آستانوں پر جمع کیا جارہا ہے۔ میلے اور عرس گلی گلی لگائے اور منائے جارہے ہیں۔ صوفی کانفرنس ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منعقد نہ کی تھی۔ طبلہ سارنگی اور ساز زندگی کو روح کی غذا بنادیا گیا ہے۔ ان سب باتوں سے اللہ ہم سے ناراض ہے اور ہم بگٹٹ اور بے لگام تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہم علماء سے پوچھتے ہیں کہ